



تعلیم المبتدی

حصہ اول

بینی

مجموعہ حکایات سلیس و دلچسپ پنج زبان اردو میں تحریر و تالیف ہوئی تھی

پھر بار دیگر ترمیم ہو کر باز دیا و مضامین چند

حسب کم

جناب فیض آباد صاحب ڈاکٹر کنراؤن پبلک انشکشن ممالک مغربی و شمالی و اوڈھ

واسطے طلباء مدارس اودھ کے

ہمیشہ بار



مطبع نائیٹ منشی نول کشور مقام لکھنؤ

ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

فہرست مضامین تعلیم المبتدی

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۷	لوسہ کا بیان	۱۸	۱	۱ صفائی
۸	ستی و غفلت	۱۵	۲	۲ حکایت مثالیہ
۹	لطیفہ۔ احمق	۱۶	۳	۳ حال سکندر
۱۰	جغرافیہ بیان دہلی	۱۷	۴	۴ اوستا و کا ادب
۱۱	نظم۔ کاتب بدخط	۱۸	۵	۵ آفتاب
۱۲	سوتلی کا بیان	۱۹	۶	۶ نظم۔ غافل
۱۳	پانی کا بیان	۲۰	۷	۷ برگد کا درخت
۱۴	محبت والدین	۲۱	۸	۸ اولاد کا حق
۱۵	اکبر کا بیان	۲۲	۹	۹ نظم۔ جہالت
۱۶	لکڑی مارے اور موت کی ملاقات	۲۳	۱۰	۱۰ راجہ بکرماجیت
۱۷	جامع مسجد	۲۴	۱۱	۱۱ لطیفہ ضعیف کوزہ پشت
۱۸	نظم خواب	۲۵	۱۲	۱۲ زمین کا بیان
۱۹	کاغذ	۲۶	۱۳	۱۳ آزاد فقیر

فہرست مضامین تعلیم المہبتی

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۷	حکایت شالیہ	۱۵	۲۷
۲۷	ہوا کا بیان	۱۶	۲۸
۲۸	غازی الدین حیدر	۱۷	۲۹
۲۹	خاموشی کا فائدہ	۱۸	۳۰
۳۰	محمد علی شاہ	۱۹	۳۱
۳۱	ہاتھی کی دانائی	۲۰	۳۲
۳۲	دیانت داری	۲۱	۳۳
۳۳	ہندوؤں کی قدامت	۲۲	۳۴
۳۴	بھیریا و گتا	۲۳	۳۵
۳۵	فریب	۲۴	۳۶
۳۶	علم کے فوائد	۲۵	۳۷
۳۷	علم کے فائدے	۲۶	۳۸
۳۸	نظم - وقت کی تعریف	۲۷	۳۹
		۲۸	۴۰



سبق اوّل

صفائی

عزت	آور	قدر	پاس	نکٹ	قریب
اچھا	خوب	خوب	بیخوشی	نراور	بیکداری
ماندگی	بیاری		طبیعت		مراج

ہر ایک لڑکے کو چاہیے کہ صبح اوٹھ کے ہاتھ منہ دھوئے۔ اور صاف کپڑے
خواہ موٹے ہوں یا مہین پہن کے پڑھنے کو جائے۔ صفائی سے رہتا بہت خوب
بات ہو۔ جس آدمی کے مزاج میں صفائی ہوتی ہو اسکی سب قدر کرتے ہیں
اور بیماریوں سے بھی وہ بچتا ہو۔ جب کوئی لڑکا صاف کپڑے پہن کے استاد کے
پاس جاتا ہو تو وہ اسے اپنے قریب اچھی جگہ بٹھاتا ہو۔ اور دل لگا کے اسے
پڑھاتا ہو مگر جو لڑکے سیلے رہتے ہیں انکو کوئی اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتا اور ہر جگہ

اونکی بقدری ہوتی ہو۔

سبق دوسرا	حکایت ثانیہ
-----------	-------------

غریب	مفلس	ناچار	مہربان رہنا	پیار کرنا
<p>ایک غریب کا لڑکا ہاتھ منہ دھو کے اور بہت صاف کپڑے پہن کے مدرسے میں ہروز جایا کرتا تھا۔ مدرسہ اسکو ایسا صاف دیکھ کے اوپر بہت مہربان رہتا تھا۔ اور اچھی طرح پڑھاتا۔ اور اپنے پاس بٹھاتا تھا۔ اسلئے اس لڑکے نے چند روز میں اچھی طرح لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ بعدہ اس کے استاد نے خوش ہو کے اسکو اپنا نائب مقرر کیا۔ دیکھو صفائی اور محنت کا کیا جلدی اس نے پھل پایا۔</p>				

سبق تیسرا	سکندر کا حال
-----------	--------------

عالم	دنیاء	عقل مند	بدھ مان
فتح کرنا	جیتنا	سے لینا	پنڈت
		عالم	بڑیا دان

سکندر بادشاہ جسکا نام تمام عالم میں مشہور ہو بڑا عقلمند اور بہادر تھا۔ اس نے فارس کا ملک فتح کر کے ہندوستان پر چڑھائی کی اور پنجاب میں کئی لڑائیاں ہندو راجاؤں سے جیتیں۔ جب دریائے ستلج کے پار اتر کے آگے بڑھنا چاہتا تو اسکی فوج راضی نہ ہوئی اور اسکا حکم نہ مانا۔ آخر ناچار ہو کر اپنے ملک کو پھر گیا۔ وہ بھی عالمی عزت کرتا تھا۔ اور سب سے زیادہ اپنے استاد اسطو کو مانتا تھا۔

	سبق چوتھا	
	اوستاد کا ادب	
<p>درجہ زندگی</p>	<p>رتبہ حیات</p>	<p>مشکور ہونا۔ گن ماننا۔ احسان ماننا صرف فقط</p> <p>نقل ہو کہ ایک روز کسی نے سکندر سے پوچھا کہ آپ اپنے باپ کے زیادہ مشکور ہیں یا اوستاد کے۔ اس نے جواب دیا کہ اوستاد کا رتبہ زیادہ جانتا ہوں کیونکہ باپ نے تو صرف مجھ کو پرورش کیا ہو مگر اوستاد سے تمام علم و ادب حاصل ہوئے جس سے اس رتبہ کو پہونچا ہمیشہ لڑکوں کو چاہیے کہ ماں اور باپ کی عزت کریں اور جو شخص کہ دونوں چیزوں کا باعث ہو یعنی علم اور زندگی کا اوسکی اور بھی عزت کریں۔</p>
	سبق پانچواں	
	آفتاب کا بیان	
<p>اوجالا</p>	<p>سورج</p>	<p>آفتاب</p> <p>آفتاب زمین سے بہت دور اور بہت بڑا ہو۔ اوس سے گرمی اور روشنی ہلکے پہونچتی ہو۔ جس جگہ جتنی سیدھی کرن اوسکی پڑتی ہو اتنی ہی گرمی وہاں زیادہ ہوتی ہو۔ دیکھو صبح کو جبکہ سورج کی کرن ترچھی ہوتی ہو۔ اوس وقت اوس قدر گرمی نہیں ہوتی جتنی دوپہر کو جب آفتاب سر پر ہوتا ہو اور کرن اسکی سیدھی زمین پر پڑتی ہو جس طرح سورج سے زمین روشن اور گرم ہوتی ہو۔ اوس طرح چاند کو بھی روشنی اور گرمی اوس سے پہونچتی ہو۔</p>
	سبق چھٹا	
	نظم	

خافل	بیخبر	سست	سامان کرنا	طیار کرنا
نصیب ہونا	ملنا	روزی کھانا	پینا	
غافل کرنا ہی یہ سورج اشارہ صبح کو		اب اوٹھو سامان کرو سب اپنے اپنے کام کا		
خوب محنت کر کے دن کا ٹوکہ روزی نصیب		شب کو سونا وقت پھر آگیا وہ آرام کا		
سبق ساٹواں				
برگد کا درخت				
عجیب	جو چیز دیکھنے میں کم	ریشہ	بو	جنا
جاتری	آئی ہو			
	وہ لوگ جو زیارت کرنے			
	جاتے ہیں تیرتھ کر نیوالے			
<p>برگد کا درخت ہندوستان میں نہایت عجیب ہے۔ اس درخت کی ڈالوں سے ریشے زمین کی طرف لٹکتے ہیں۔ اور جب زمین پر پہنچ جاتے ہیں تو جم کے جڑیں ہو جاتی ہیں۔ گجرات کے ملک میں دریا سے نزدیک ایک بہت بڑا درخت برگد کا ہے۔ وہ کبیر داس کے نام سے مشہور ہے۔ اس لیے اسے کبیر برکتے ہیں۔ اس کے درشن کا ایک میلہ ہوتا ہے۔ ہزاروں ہندو جاتری وہاں جمع ہوتے ہیں۔ وہ درخت اس قدر بڑا ہے کہ سات ہزار آدمی اس کے سایہ میں رہ سکتے ہیں۔</p>				
سبق آٹھواں				
اولاد کا حق				
جاہل	مورکھ	سب پرہا	نالائق	بُرا
				خراب

ادب	عزت	آور	حق	فرض	پد
فرض	واجب		تعلیم	ادب کرنا	
<p>مان باپ پر فرض ہو کہ اپنے لڑکوں کو لکھن سے اچھی تعلیم دیں۔ اور ادب سکھائیں کہ جوانی میں وہ خراب نہوں۔ ایک شخص اپنے بڑے باپ کو مارتا تھا۔ لوگوں نے اسے برا بھلا کہا اور بولے کہ تو بڑا جاہل اور نالائق ہو جو باپ کے ادب کا حق نہیں ادا کرتا۔ اس نے جواب دیا کہ اس نے میرا حق ادب سکھانے کا کب ادا کیا تھا جو میں اس کا حق ادا کروں۔ سچ ہو گو کہ لڑکوں پر مان باپ کی تعلیم ہر جان میں فرض ہو خواہ وہ صاحب علم ہوں یا نہوں لیکن بغیر سکھائے ایسی بات لڑکوں کی سمجھ میں آنا مشکل ہو۔</p>					
سبق نوان			نظم جہالت		
خوار	ذلیل	بیقدر	دقار	قدر	عزت
ہنر	کام		عقل	عقلندہ	ہمدان
ہوشمند	بچہ دار				
نہیں کوئی دنیا میں جاہل سا خوار			نہیں ہو کہین جاہلون کا وقار		
بڑا کام جاہل سے ہو گا سدا			کہ کوئی ہنر وہ نہیں جانتا		
جو ای دل تو ہو عقل و ہوشمند			نکر بیچنا جاہلون میں پسند +		
سبق و نوان			راجہ بکریا کا حال		

پوانر	چھریون کی ایک مشہور قوم	نام آور	سرنام	نامور
<p>راجہ بکر راجیت جنگو بیر بکر راجیت بھی کہتے ہیں۔ اوجین مین پوانر کی نسل سے پیدا ہوئے تھے۔ سمت اسی راجہ کے وقت سے شروع ہوا ہے۔ علم کی اوسنے بڑی قدر کی چودہ بڑے مشہور عالم اوسکے دربار میں تھے۔ اونہیں سب سے زیادہ نامور کالیداس کہتے تھے۔ جسکی سکنتا نامک اور میک دوت اور گھوٹس کتابیں آج تک مشہور ہیں۔ اور ان کتابوں کا بہت سے ملکوں کی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔</p>				
<p>سبق گیارھواں ضعیف کوزہ پشت</p>				
ضعیف	بڈھا	گزر گیا	جانا رہا	
ہاتھ آنا	ملنا	افسوس	پچھتاوا	
<p>ایک ضعیف راہ میں چلا جاتا تھا۔ بڑھاپے سے کمر اوسکی جھکی ہوئی تھی۔ ایک جوان نے ہنسی سے پوچھا کہ میان جھکے ہوئے کیا ڈھونڈتے ہو۔ کہا بابا جوانی کھو گئی ہے۔ اوسے ڈھونڈتا ہوں۔ سچ ہے۔ کہ جو وقت گزر گیا پھر ماتھ نہیں آتا اور اسطرح غفلت میں عمر گزر جاتی ہے۔ اور افسوس باقی رہ جاتا ہے۔ انسان کو دنیا کی زندگی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔ اور وہ کام کرنا چاہیے کہ جس سے نام نیک باقی رہ جائے۔</p>				
<p>سبق بارہواں زمین کے بیان میں</p>				
حقیقت میں	اصل میں	ثابت ہوتی ہے	معلوم ہوتی ہے	
نہایت	بہت دور			

یہ زمین اگر چہ چٹائی دکھائی دیتی ہو۔ مگر حقیقت میں بیل کی طرح گول ہو۔ اس کے چونچ میں
 یورپ اور کچھ جتنے ملک ہیں ان میں ہمیشہ سورج کی کرن سیدھی پڑتی ہو اور اس وجہ سے
 وہاں بہت گرمی رہا کرتی ہو۔ اور ان ملکوں سے اتر اور دکھن کی طرف جتنے ملک
 جس قدر دور ہیں اوسے قدر وہاں کم گرمی ہوتی ہو یا تھک کہ جو ملک اتر اور دکھن نہایت
 فاصلے پر واقع ہیں وہاں کبھی گرمی نہیں ہوتی ہو۔ اور اس قدر سردی رہتی ہو کہ صرف
 اوسی ملک کے لوگ برداشت کر سکتے ہیں۔

سبق تیرھواں

آزاد فقیر

ایک فقیر نے کسی شخص سے سوال کیا کہ مجھے کچھ دے۔ اوستے بہت سی گلیاں
 دیں۔ وہ فقیر بولا اچھا بابا جیسا دو گے ویسا پاؤ گے۔

سبق چودھواں

لوہے کا بیان

مدد	سہا تیا	رونق	سوجھا	ترقی
مطلق	بالکل	کھان	وہ زمین جہاں سے	
			لوہا یا چاندی وغیرہ	
			نکلتی ہو۔	

لوہے سے زیادہ کوئی مفید دھات دنیا میں نہیں ہو۔ اگر خیال کر کے دیکھو۔
 تو کوئی کام ایسا نہیں کہ بغیر لوہے کی مدد کے ہو سکے۔ دنیا میں دولت اور
 ہر چیز کی رونق لوہے کے سبب سے ہو۔ جس ملک کے لوگ لوہے کو نہیں جانتے۔

وہ نہایت غریب ہوتے ہیں۔ نہ کھیتی کر سکتے ہیں نہ کپڑا وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ لوہا کھان سے نکلتا ہے۔ اور اوسین مٹی اور پتھر ملتا رہتا ہے۔ اگر ایسا لوہا بیان کے آدمی دیکھیں تو نہ پہچان سکیں۔ کہ یہ لوہا ہی یا پتھر۔ مگر جب اوسکو تیز آنچ سے گلائے ہیں تو لوہا صاف الگ ہو جاتا ہے۔ ہندوستان میں لوہا بردوان۔ اڑیسہ۔ اور کائیون میں نکلتا ہے۔

سبق پندرہواں غفلت

غفلت	بھول بے پروائی	ندامت	شرم
صحبت	سبھا	شرط ہوئی	بازی لگی
شرمندہ ہوا	بہچستا یا		

سستی اور غفلت کا پھل بُرا ہے۔ کیونکہ غافل اور سست آدمی کا ہر ایک کام خراب ہوتا ہے۔ اور کبھی اوسکو عقل و تیز نہیں آتی۔ ہر ایک صحبت میں وہ بیعت رہتا ہے۔ سستی اور غفلت سے سواندامت کے اور کچھ نہیں ملتا جیسا کہ اس حکایت سے ثابت ہے۔ ایک دن دریا کے کنارے پر ایک کچھوے اور خرگوش میں یہ شرط ہوئی کہ دیکھیں اوس ٹیلے تک جو یہاں سے کوس بھرا ہے۔ کون پہلے پہنچتا ہے۔ اوسوقت دونوں برابر وہاں سے روانہ ہوئے۔ اور تھوڑی دیر میں خرگوش کچھوے سے بہت آگے نکل گیا۔ خرگوش یہ سوچ کے کہ میں بہت تیز دوڑتا ہوں۔ اور کچھوہا بھی بہت دور ہے۔ جب تک وہ یہاں پہنچے گا میں حد تک پہنچ جاؤں گا۔ راہ میں سو رہا۔ لیکن کچھوہا ایک خطہ کہیں نہیں ٹھہرا۔ اور آہستہ آہستہ برابر چلا گیا آخر اوس ٹیلے تک پہنچ گیا۔ اور خرگوش سوتا رہا جب

اوسکی آنکھ کھلی تو اپنی سستی پر نہایت افسوس کیا۔ اور شرمندہ ہوا۔		
سبق سومھوان		
لطیفہ الحق		
امحق	بے عقل	شکر کرنا
ایک امحق کا اونٹ کھو گیا۔ اوسنے شکر کیا۔ لوگوں نے پوچھا بھلا یہ کون شکر کی جگہ ہی کہنے لگا۔ شکر اسلئے کرتا ہوں۔ کہ میں اوپر سوار نہ تھا۔ نہیں تو میں بھی کھو جاتا۔		
سبق سترھوان		
شاہ جہان آباد دہلی		
شہر نیاہ۔	دو دیوار جو شہر کے گرد منہون	خاندان
سے بچاؤ کے لیے گیری جاتی ہو۔	مر گیا	حکومت
انتقال ہوا		بنس
		راج
<p>اس شہر کو شاہ جہان بادشاہ نے جہنا کے کنارے پر بسایا۔ شہر نیاہ کی دیوار قریب میل کے ہی مسلمان بادشاہوں کے وقت میں یہ شہر بہت دن تک تمام ہندوستان کا دار السلطنت رہا۔ مغلوں کے خاندان سے سراج الدین ابونظر یہاں کے پچھلے بادشاہ تھے۔ اوںکو لاکھ روپیہ ماہوار ہی پاشن سرکار اگر نر سے ملتے تھے۔ صرف قلعہ کے اندر اونکا بندوبست رہتا تھا۔ مگر عرصہ میں بلوے کے سبب سے وہ رنگون بھیجے گئے۔ اور وہیں اونکا انتقال ہوا۔ اب بالکل شہرین سرکار انگلینڈ کی حکومت ہے۔</p>		

سبق اشعار وان نظم کاتب بد خط		
کاتب - خفگی - ناچار مجبور ہو کے - علاقہ - نسبت - پر وزن	لکھنے والا - غصہ - ضرور پر وزن	آہ سرد بھڑنا - ہاے مارنا - آہ کرنا بد خط - بُرا لکھنے والا عذر - بہانا
کینے ایک کاتب سے یہ جا کر وہ بولا بھوکے اوس دم آہ اک سرد میں لکھ سکتا نہیں خط اسلئے اب وہ بولا عذر یہ تیرا ہی جیسا کہا کاتب نے خفگی دور کیجئے سبب یہ ہے کہ میں بد خط ہوں ایسا تو پڑھنے کے لیے بھی اوسکے احوال	کہا اک خط مجھے لکھ دے براہ رہا کرتا ہی میرے پاتون میں درد کسی جا اور ڈھونڈھوا اپنا مطلب بھلا کیا پاتون کو خط سے علاقہ جو میں کہتا ہوں اسکو مان لیجے کیونکہ خط کبھی جب میں نے لکھا مجھی کو دوڑنا پڑتا ہی ناچار	
سبق ایسوان موتی کا بیان		
لٹکا - ایک بڑے ٹاپو کا نام ہے جزیرہ - ٹاپو - زمین کا ٹکڑا جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہو -	غوطہ نور وہ لوگ جو پانی کے اندر کچھ دیر تک ٹھہر کے کام کر سکتے ہیں -	

ہندوستان میں لٹکا کے کنارے سمندر سے موتی نکالے جاتے ہیں۔ جیٹھ۔
 بیساکھ میں غوطہ خور اونکو نکالتے ہیں۔ موتی سیپ میں پیدا ہوتا ہے۔ اکثر ملکوں کے
 سوداگراؤں دنوں میں وہاں موتی خریدنے کو جمع ہوتے ہیں۔ اور دو مہینے تک
 بڑا میلہ رہتا ہے۔ مکان اوس جزیرے میں بانس کے بنتے ہیں۔ اور ناریل کے
 پتوں سے چھائے جاتے ہیں۔ ملک فارس کے کنارے آرمینہ میں بھی موتی
 نکلتا ہے۔ مگر وہاں کا بادشاہ اسکی تجارت کا کچھ انتظام نہیں کرتا۔

سبق بیسواں

پانی کا بیان

گندہ	میلا	ہر بودار	نقص	خرابی	بُرا
جوش دینا	اوٹانا				

پانی زندگی کا ایک سبب ہے۔ غلہ پھل پھول وغیرہ سب پانی سے پیدا
 ہوتے ہیں۔ مگر جاننا چاہیے کہ پانی جب خراب ہوتا ہے تو زہر کے مثل اثر پیدا
 کرتا ہے۔ جو اوس پانی کو پیے فوراً بیمار ہو جائے۔ پانی کی خرابی کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب
 اوسمین گھاس پھوس یا درخت کی پتیان گر کر مٹ جاتی ہیں۔ تو وہ پانی خراب اور گندہ
 ہو جاتا ہے اور اسکا اثر جہاں تک ہوا میں پھیلتا ہے۔ ہیضہ وغیرہ پیدا کرتا ہے اور کنوؤں
 میں بھی یہی نقص آجاتا ہے۔ پس پانی کی خبرداری ضرور ہے۔ یعنی کنوؤں میں کوڑا
 یا پتیان وغیرہ نہ گرنے پائین۔ اور اوپر بھی اونکے چاروں طرف صفائی رہے۔
 جہاں کین عمدہ پانی نکلے۔ تو پانی کو جوش دیکر پیے۔ اور شاید یہ بن پڑے
 تو چھان کے پینے سے بھی بہت فائدہ ہے۔

سبق کیسوان محبت والدین		
مرتبہ	بار	دفعہ
والدین	مان باپ	نظر پڑتا
دیکھائی دینا		
<p>ایک مرتبہ ایک گاؤں میں آگ لگی۔ سب لوگ اپنا اپنا مال و اسباب لیکر بھاگے۔ اوس گاؤں میں دو بھائی بڑے مالدار رہتے تھے۔ وہ بھی اپنا مال اور اسباب باندھ کر بھاگنے کے ارادے میں تھے۔ کہ آگ ان کے مکان کے قریب پہنچ گئی وہ اسباب لیکے چاہتے تھے کہ بھاگیں۔ اس میں ان کی نظر اپنے ضعیف والدین پر پڑی۔ کہ وہ مکان کے ایک کونے میں بڑے ہیں۔ یہ حال دیکھ کے ایک بھائی نے دوسرے سے کہا۔ کہ مال اور اسباب تو ہکو پھر لجاؤ گا۔ مگر مان باپ پھرنے لگیں۔ یہ کیسے اونھوں نے اسباب پھینک دیا۔ اور ایک نے مان کو اور دوسرے نے باپ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔ اور اوس آگ سے باہر لے نکلے۔</p>		
سبق پانسیوان اکبر کا بیان		
جفاکش	نیات کرنے والا	عادل۔
مختفی	مصنف	
کامل۔ بدھوان۔ گہانی	اکبر کے قانون کی	آئین اکبری
	کتاب کا نام ہو	
اکبر شہد و شہان کے مسلمان بادشاہوں میں بہت نیک اور عادل تھا۔ اکثر		

رات بھر وہ نہ سوتا اور علم کا چرچا رکھتا تھا۔ جفاکش بھی ایسا ہی تھا۔ کہ اجمیر سے آگے تک ایک سو دس کوس برابر دو دن میں گھوڑے پر چلا گیا۔ اکثر قانون کی کتابیں بھی اوسنے بنائیں۔ انہیں سے آئین اکبری بہت مشہور ہے۔ راجہ بکر جٹ کی طرح اسکے بھی دربار میں بڑے بڑے قابل جمع تھے۔ انہیں سے راجہ چو سنگھ بہادری مین، پیریل بہادری اور دل لگی مین فیضی اور ابو الفضل علم و حکمت مین امیر خسرو شاعری مین بہت مشہور تھے

سبق ٹیکسیوان

لکڑی کے اور موت کی ملاقات

تکلیف دینا بولانا

ایک مزدور دھوپ میں لکڑی کا گٹھالیے جاتا تھا۔ چلتے چلتے بوجھ کے مارے تھک گیا۔ اور مصیبت سے گھبرا کے گٹھے کو سر سے پھینک کے کہنے لگا۔ کہ اس زندگی سے جو موت آجاتی تو اچھا تھا۔ فوراً موت آدمی کی صورت ہو کر سامنے آکھڑی ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ تو نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ موت کو دیکھتے ہی مزدور گھبرایا۔ اور جواب دیا۔ کہ میں نے آپ کو صرف اس واسطے تکلیف دی ہے کہ مہربانی کر کے گٹھا اوٹھا لیجئے

سبق چوپلیسوان

جامع مسجد

جامع مسجد بڑی مسجد۔ جہاں بہت لوگ جمع ہو کر	صرف	خرچ
جمعہ کو نماز پڑھیں	محراب۔ گول درآسین کو نے نکلے ہوئے	
وثیقہ۔	بلندی	ماہواری
خروج	چوہدری سیڈھی	لہائی
محول	چکر کی سیڈھی	

گھومی ہوئی سیڑھیاں	سنگ مرمر سفید پتھر سنگ موسی کا لاپتھر
<p>شہر دہلی میں بڑی مشہور عمارت جامع مسجد ہے۔ یہ شاہجہان بادشاہ کے وقت میں طیار ہوئی۔ اور دس لاکھ روپیہ اُس میں صرف ہوئے۔ اسکے چچ میں سنگ مرمر کا ایک عرصہ ہے۔ اور دونوں طرف اس مسجد کے دو مینار ہیں جنکی بلندی ایک سو فٹ ہے۔ اور تمام مسجد کا طول دو سو سولہ فٹ ہے۔ اندر کا فرش سنگ مرمر اور سنگ موسی کا بنا ہے۔ میناروں کے اوپر جانے کے لیے ایک سو تیس پیدار سیڑھیاں لال پتھر کی بنی ہیں سرکار انگریزی نے اس مسجد کے لیے ایک وقفہ مقرر کر دیا ہے۔ یہ مسجد تمام دنیا کی مسجدوں سے خوبصورت خیال کی جاتی ہے۔</p>	
	سبق پچیسواں نظر خواب
<p>طیش کھانا نعین کردار بے تحاشا</p>	<p>بر واسطے کس کر تان کے زشت بد برا تسکین ہو جانا انتہا کی</p>
<p>کہ شیطان آیا ہو ہمہ ملاقات لگایا اک ملائچہ خوب کسکر کہا کیوں اے نعین زشت کردار</p>	<p>کسینے خواب میں دیکھا یہ اک رات تو اوسنے طیش کھا کے اوسکے منہ پر پکڑ کر اُسکی داڑھی اُسنے یکبار</p>

لگاؤں اک طمانچہ اور تھبکو مگر مارا جو مین منہ پر طمانچہ تو دیکھا ہاتھ مین ہوا اپنی داڑھی	کہ تاہو جاے بس تسکین مجھ کو گئی کھل آنکھ او سکی سبہ تحاشا ہوئی شرمندگی بس انتہا کی
--	--

سبق چھٹی سوان کاغذ

بھوج پتر ولایت	ایک درخت کی چھال ہے غیر ملک - خاص کر کے انگریزوں کا ملک ایک قوم کے آدمی جہاں بستہ ہیں	ایجا دو کیا رہی کسی چیز کے خراب ٹکڑے کاغذ کے خراب ٹکڑے اچھا - عمدہ
-------------------	--	--

جب تک کاغذ نہ بنا تھا۔ لوگ بھوج پتر اور تار کے پتوں پر لکھتے تھے سب کے پہلے روئی کا کاغذ چین والوں نے ایجا دو کیا۔ اونسے عرب کے لوگوں نے سیکھا۔ بعد اسکے انگریزوں کو کاغذ بنانا معلوم ہوا۔ ولایت میں عمدہ کاغذ مہین کپڑوں کے چٹھڑوں سے بنایا جاتا ہے۔ اور مڑٹا کاغذ ثاٹ سے۔ اس ملک میں اکثر کاغذ کی ردی یا ثاٹ پانی میں گلا کے کاغذ بناتے ہیں۔ ہندوستان کے اگلے راجاؤں کے وقت میں سندھ میں تانبے یا پتیل کے پتروں پر کھودی جاتی تھیں۔ اور انگلستان میں آج کل بڑی بڑی سندھ میں ایسے کاغذ پر لکھتے ہیں جو پڑے سے بنا ہے۔ یہ کاغذ بہت مضبوط ہوتا ہے پانچ چھ سو برس تک رہتا ہے۔

سبق ستائیسواں طع

فورا ترنتہ جلد جھٹ پٹ	طمع سے	لاچ سے۔
دولت ورب روپیہ پیسا	ہلاک کیا	مار دالا

کسی لالچی کی مرغی ہر روز ایک سونے کا انڈا دیتی تھی۔ اُس نے خیال کیا کہ اس طرح تو دولت بہت دنوں میں جمع ہوگی۔ اگر اسکا پیٹ پھاڑ سکے۔ سب انڈے یکبارگی نکال لوں۔ تو فوراً امیر ہو جاؤں۔ اس طمع سے اُس نے مرغی کا پیٹ پھاڑ کر اُسکو ہلاک کیا۔ افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگا۔ دیکھو لالچ نے اُسکو ایسا اندھا کیا کہ بہت سی دولت کیسی جو روز ملتا تھا اُسکو بھی کھو دیا۔

سبق اٹھائیسواں		آصف الدولہ کا حال	
وزیر	نائب	صوبہ دار	ایک ملک کا مالک
آباد کیا	بسایا	عمارت	مکان
ہنر مند	گنتی	کتاب خانہ	جہاں بہت کتابیں جمع ہوں۔

نواب آصف الدولہ شاہ دہلی کے وزیر اور صوبہ دار کہلاتے تھے قبل اُسکے اودھ کا حاکم فیض آباد میں رہتا تھا۔ مگر آصف الدولہ نے لکھنؤ میں رہنا اختیار کیا۔ اور اسے خوب آباد کیا۔ ایک بہت عمدہ عمارت جسے بڑا امام باڑہ کہتے ہیں وہاں بنائی۔ وہ مکان رعایا کی پرورش کے لیے اُن دنوں میں بنایا گیا تھا۔ کہ جب بہت بڑا کال پڑا تھا۔ سوائے اسکے ایک نہر کر بلا میں اونٹنوں نے بنوائی اُسکو نہر آصفی کہتے ہیں۔ ہنر مندوں کی اونٹنوں بڑی قدر کی اور بہت روپیہ

صرف کر کے ایک کتب خانہ بھی اکٹھا کیا۔ اور اس کے وقت میں جبریل مارٹین صاحب نے
میں عمر و عمرہ مکانات لکھنؤ میں بنوائے۔

	سبق اوّل	
	مچھراور شہد کی مکھی	

ایام جمع یوم	تنگ آنا	دق ہونا
سوال کیا	تشریف لیوانا	چلے جانا

جارے کے ایام میں ایک پھر بوک سے تنگ آنے شہد کی مکھیوں کے پاس
گیا اور ان سے سوال کیا۔ کہ اگر تم تھوڑا شہد بکودو۔ تو ہم تمہارے لڑکوں کو
گانا سکھائیں۔ مکھیوں نے کہا کہ آپ مہربانی کر کے تشریف لیجائیں۔ ہم اپنے
لڑکوں کو سخت کرنا سکھا دینگے تاکہ ہماری طرح شہد جمع کریں۔ جو ضرورت کے
وقت ان کے کام آوے۔ صرف گانا جاننے سے تمہیں کیا فائدہ ہوا کہ جو ہم
اپنے لڑکوں کو سکھائیں۔ جیسے تم بھیک مانگتے ہو اور سطح وہ بھی محتاج رہیں گے۔
انسان کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو وہ چیز سکھائے۔ جس سے ان کو زیادہ فائدہ ہو۔
بیکار چیز سکھانا اس کے حق میں دشمنی کرنا ہے۔

	سبق مثنوی	
	جغرافیہ اور دو	

مربع میل۔ ایک نکر از میں کا جو ایک	
میل لمبا اور ایک میل چوڑا	
صوبہ ملک کا بڑا ٹکڑا۔	
دارالسلطنت } راجہ و صافی جہان	دارالحکومت } بادشاہ یا حاکم دنیا

صوبہ اودھ نیپال اور گنگا کے بیچ میں ہے۔ اس ملک میں چوبیس ہزار میل مربع زمین ہے۔ اور ایک کروڑ تیس لاکھ کے قریب آدمی ہیں۔ برہمنوں کی آبادی اس میں بہت زیادہ ہے۔ راجپوت اسے کم ہیں پہلے اس ملک کا حاکم فیض آباد میں رہتا تھا۔ جس کے قریب اجداد چیتا تھو کی جگہ ہے۔ جہاں راجہ راجندر پیدا ہوئے۔ اب حاکم بہان کا لکھنؤ میں رہتا ہے۔ اس ملک کے مشہور دریا یہ ہیں۔ گھاگرہ یا جہو۔ گومتی۔ سنی۔ ٹیڑھی۔ اور کلیانی وغیرہ۔ زمین اس صوبہ کی برابر ہے۔ کوئی پہاڑ نہیں ہے۔ یہ ملک بہت تر و تازہ ہے۔ یہاں غلہ ہر قسم کا پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ روئی بہت نہیں پیدا ہوتی۔ مگر جہاں کے قریب کے ملکوں سے بکثرت آتی ہے۔

سبق اکتیسواں

نظم۔ تین احقوق کا حال

یوسف	بقدر	باہم	آپس میں	ملک
عز	عزت	شان	سویہا	
خطر	ڈر	معار	راج	تہیہ بنائے
جباب	شرم	اولاً	یہا	دین رہنا اختیار
یگان	بیشک	مردارہ عمارت	جسے بڑا امام باڑہ کہتے ہیں	
بعدہ	تسن بھیجے	حیرت آئیے اُن دنوں میں	بنایا گیا تھا۔	
تمیز گیان	بدھ	سان نہر کر با مین	اونہوں نے بنوائی	
شعار عادت	عقل	شمار کرنا	حوالہ بڑی قدر کی اور بہت روپیہ	

راہ میں جاتے تھے باہم ایک بار
 جو بلندی میں تھا مثل آسمان
 یوں کہنا یاروں سے اپنے بے خطر
 جو بنایا ہو اسے ہو کر کھڑے
 تو ہی احمق ہو بڑا احمق بھابھ
 میں بناتے ملے باہم ہودمان
 حیرت آتی ہو جیسے اب دیکھ کے
 عقل تم دونوں نہیں رکھتے ذرا
 اور تو پہچان لے کر ہو نہیں
 تو وہیں ہوتا ہو یہ دنیا رसान
 خود کو دانا آپ کرتے ہیں شمار
 عیب کو اپنے نہیں پہچانتے

اتفاقاً میں احمق سبے وقار
 دیکھا اک بینا روان باغ و شان
 ایک نے اس میں سے اوسکو دیکھ کر
 اگلے سواروں کے قدم سے کیا بڑے
 دوسرے نے یوں دیا اسکو جواب
 اولاً اسکو زمین پر سبے لگان
 بعدہ کر دیتے ہیں سیدھا اسے
 تیسرے نے شکے اُس سے یوں کہا
 یہ کنواں ہو سن لے مجھے اسی غمنا
 جب اولٹ دیتے ہیں اسکو مردمان
 احمقوں کا ہی جہان میں یہ شمار
 بات اور دن کی حق ہیں جانتے

سبق تیسواں

ہوئل مچھلی

کام میں لانا برقی جانا

ست بڑی سیٹھ تیس ہاتھ لمبی اور اُس قدر چوڑی ہوتی ہو۔ دم کی
 نچوڑا سکا چودہ ہاتھ لمبا ہوتا ہو۔ گوکہ اُسکو سمندر میں رہنے کے
 مچھلی ایک مکران میں کا مچھلی کہتے ہیں۔ مگر وہ مچھلی کی طرح انڈے نہیں دیتی بلکہ بچے دیتی
 مچھلی اور ایک رکھتے ہیں۔ اور اُسکی چربی کی بتی بناتے ہیں۔ ان بتیوں کی روشنی

معدہ ملک کا بڑا کھڑا

صاف ہوتی ہو۔ اور سیلے دور دور کے ملکوں میں استعمال کیجاتی ہیں۔ یہ پھیلی اکثر در
ملکوں کے قریب سمندر میں رہتی ہو۔ لیکن کبھی کبھی گرم ملکوں کے قریب پائی جاتی ہو۔

سبق تیسواں نائٹاقی

نائٹاقی	جدائی	پھوٹ	سلطنتیں	بادشاہتیں	راج
شیر ہو جانا	زبردست ہو جانا	عمل کرنا	چلنا		
اہل غرض	خوشامدی آدمی پانا	گرہ باندھنا	یاد رکھنا		
	فائدہ چاہنے والا	قبضہ	حکومت	بس میں ہونا	

نائٹاقی دنیا میں ایک ایسی بلا ہو۔ کہ جسکے سبب سے بڑے بڑے گھر تباہ
ہو جاتے ہیں۔ سلطنتیں بگڑ جاتی ہیں۔ دشمن شیر ہو جاتا ہو۔ آدمی کو چاہیے کہ
دشمن اور اہل غرض کی بات پر عمل نہ کرے اور عقلمندی نصیحت کو گرہ میں باندھے
اور آہستہ آہستہ اور جہان تک ہو سکے نائٹاقی سے بچا رہے۔ ہندوستان نائٹاقی کے
سبب سے ہمیشہ غیر قوموں کے قبضہ میں رہا ہو۔

سبق چونتیسواں حکایت ثنالیہ

مضبوط	پورے ہوا	باسانی	سج میں
-------	----------	--------	--------

ایک بادشاہ نے مرتے وقت اپنے لڑکوں کو بلا کے ایک مضبوط رسی انکو
دئی۔ اور کہا کہ سب ملک اسے توڑو۔ سبھوں نے باہم زور کیا مگر وہ نہ ٹوٹی
اُس نے رسی کو کنول والا۔ اور ایک ایک لڑہر ایک لڑکے کو دی۔ اور کہا کہ اب تو

اسے توڑو۔ سب نے باسانی اپنی اپنی لڑو توڑ ڈالا اسوقت بادشاہ نے کہا کہ دیکھو اسی طرح جب تک آپس میں لڑے رہو گے۔ تو تمکو کوئی نہ توڑ سکیگا اور اگر پھوٹ پڑ جائیگی۔ تو ذرا سے جھٹکے میں مثل اس لڑکے ٹوٹ جاؤ گے۔

سبق پچیسواں

سعادتیان

بیجا بیفائدہ مقبرہ مکان جو قبر کے اوپر بنا سکتے ہیں۔

آصف الدولہ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اسوجہ سے اسنے بھائی سعادتیان کو انگریزوں نے بنارس سے بلا کر لکھنؤ کا نواب بنایا۔ یہ صاحب عقل تھے۔ مگر لالچی زیادہ تھے۔ خرچ بیجا انکے وقت میں نہیں ہوا۔ اور بانیں کرور روپیہ کے قریب انھوں نے خزانہ میں جمع کیا تھا۔ قیصر بارغ کے پاس لکھنؤ میں اونکا مقبرہ ہے صرف نواب کہلاتے تھے بادشاہ اسوقت تک لقب نہ تھا۔

سبق چھتیسواں

لطیفہ باغبان کی حاقہ پرانی

بے قرینی تیرھا بیہیب راست روی نیک چال چلنا
خود رانی ہی جو کسیکا کہنا مانے دباے جانا دباوین رکشا

ایک شخص نے باغبان سے پوچھا کہ تو نے چوٹے دھنوں کو رستی سے کیوں پھینک دیا ہے جواب دیا کہ یہ پھوسے نہ پڑ جائیں۔ پھر کہ یہی کیفیت آدمیوں کی ہے۔ اگر زمین سے نیک راہ نہ لگائے جائیں۔ اور راستہ دیں گے یہ بھڑکیں نہ دباے جائیں۔ تو جوانی میں خود راے ہو کے برسے کاموں کی طرف جھک جاتے ہیں۔

سبق سینتیسواں اضلاع اودھ			
قسمت	حصہ	کشنر	حاکم
تفصیل	بیورا	چیف کشنر	حاکم اعلیٰ
مددگار	مدد کرنوالا	جوڈیشل کشنر	حاکم دیوانی و فوجداری
فناشل کشنر	حاکم مال	اسسٹنٹ	مددگار
اکسٹرا	زائد	ڈپٹی	نائب
انجلاس	جس مقام پر حاکم نہیں ہوتا	ماتحت	نیچے
اودھ کے چار بڑے حصے ہیں اوہیں سے ہر ایک کو قسمت یا کشنری کہتے ہیں۔ ایک ایک قسمت یا کشنری میں تین تین ضلع ہیں۔			
تفصیل آنکی یہاں			
نام قسمت	نام ضلع		
لکھنؤ	لکھنؤ خاص	اونام	بارہ بنکی
راے بریلی	راے بریلی خاص	پرنا بگڈھ	سلطانپور
فیض آباد	فیض آباد خاص	گوندھ	بہرائچ
سیتاپور	سیتاپور خاص	ہردوی	کھیری
<p>بیان کے حاکم اعلیٰ کو چیف کشنر کہتے ہیں۔ جو سب کے حاکم ہیں۔ اُس کے درجہ کو چاہیے کہ جن جن مقامات کے نام اس میں یا دوسرے سبق میں لکھے ہیں اوہیں رکنوں کو کہتے ہیں اپنی طرح دیکھائیں اور سمجھائیں۔</p>			

۱۷
اب یہ عہدہ
صحت پر کیا ہو

دو مددگار ہیں۔ جنکو جوڈیشل کمشنر کہتے ہیں۔ وہ دیوانی و فوجداری کے مقدمات فیصل کرتے ہیں۔ اور دوسرے کو فائنل کمشنر۔ جنکے متعلق مال کا کام ہے۔ ہر ایک قسمت میں ایک ایک کمشنر مقرر ہو۔ جنکے سامنے بڑے مقدمے پیش ہوتے ہیں۔ مثلاً خون اور دُکیتی وغیرہ اور انھیں کے تعلق ملک کی آمدنی کی جانچ بھی ہے۔ انکے ماتحت ہر ایک ضلع میں ایک ایک ڈپٹی کمشنر ہو۔ اور انکے مددگار اسسٹنٹ کمشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار وغیرہ ہیں۔

سبق اڑیسواں

شہر اور قصبہ جات ملک اودھ

ملک اودھ میں صرف دو ہی بڑے شہر ہیں۔ ایک لکھنؤ۔ دوسرا فیض آباد۔ لکھنؤ دریاے گومتی پر واقع ہے اور سب سے بڑا شہر ہے (۲۸۵۰۰۰) آدمی بستے ہیں قبل عہد نواب آصف الدولہ بہادر کے یہ شہر ایک چھوٹا سا قصبہ تھا مگر جب نواب صاحب موصوف نے اسکو اپنا دار الخلافت بنایا تب سے اس قصبہ نے بہت ترقی حاصل کی اور اس میں اچھی اچھی عمارتیں بھی ہیں۔

فیض آباد دریاے گھاگرا اور سر جو پر واقع ہے۔ یہ شہر سابق میں اودھ کا دارالسلطنت اور قبل عملداری منصور علی خان بہادر کے جو دوسرے نواب اودھ کے ہوئے۔ اودھ میا کے نام سے مشہور تھا لیکن نواب صاحب نے قدیم اودھ میا کے مغربا طرف تھوڑے سے فاصلے پر یہ شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے شہر مسکن واقع ملک ایران کے نام سے فیض آباد رکھا اب فیض آباد اور اودھ میا ایک شہر کی دو حدیں ہیں جس میں (۳۸۰۰۰ + ۱۹۰۰۰) آدمی بستے ہیں۔

سعود غازی کا مقبرہ ہو۔ یہاں ہر سال ایک بہت بڑا میلہ ہوتا ہو۔ نان پارہ جانب
شمال واقع ہو اور یہاں کے باشندے نیپال کی تجارت سے بہت فائدہ حاصل
کرتے ہیں۔ خاص قصبہ بہراچ مین (۱۹۰۰) آبادی ہو۔ ضلع راسے بریلی۔
راسے بریلی اور سلون دونوں سنی ندی پر واقع ہیں۔ اور جالیں راسے بریلی سے
پورب طرف ہو۔

ضلع پرتاب گڑھ۔ پرتاب گڑھ سنی ندی پر۔ اور مانک پور اور گوتنی دریا سے
گنگا پر واقع ہیں۔

ضلع سلطان پور۔ سلطان پور اور اسولی۔ یہ دونوں قصبے دریا سے گوتنی
واقع ہیں۔

سبق او تالیسون

دیوار چین

مشکل دشوار تعجب اچھا اچرچ

چین کے لوگوں نے دشمنوں سے بچاؤ کے لیے ایک دیوار ایسی بنائی ہو
کہ جس سے اونکی عقلندی ظاہر ہوتی ہو۔ وہ دیوار دس ہاتھ اونچی اور سات سو
میل لمبی ہو۔ اور بعض جگہ اتنی چوڑی ہو کہ چھ سو اسی ہزار سوار برابر چلے جائیں۔ اکثر
ایسے ایسے دریا اور پہاڑ بیچ مین آپڑے ہیں۔ کہ جنہیں ایسی عمارت کا بنانا دشوار ہو
اور زیادہ تعجب کی بات یہ ہو۔ کہ کل پانچ برس کے عرصے مین یہ دیوار طیار ہوئی۔
باوجودیکہ اس ملک مین دیوار واسطے حفاظت دشمنوں کے بنی۔ مگر اس سے کچھ فائدہ
نہوا۔ تا ماروالوں نے اگر جا بجا اپنا قبضہ کر ہی لیا اس سے صاف ظاہر ہو کہ ملک کی

حفاظت کچھ دیوار و قلعے سے بالکل نہیں ہوتی۔ بلکہ حفاظت ملک کی ایمانداری و بہادری اور چائنے علم پر منحصر ہو۔

سبق چالیسواں

صبر

رنج	دکھ	پیش آئے	آگے آئے
لازم	مناسب	ناگوار	براعلوم ہونا
فکر کرنا	تدبیر کرنا		

دنیا میں اگر کوئی تکلیف پیش آئے۔ تو انسان کو صبر کرنا لازم ہو۔ اور یہ خیال کرنا چاہیے۔ کہ جب تھوڑے دن میں اسکی عادت ہو جائیگی۔ تو اسوقت اسقدر تکلیف ناگوار نہوگی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہو۔ کہ آدمی تھوڑی تکلیف سے گہرا کے اسے دور کرنا چاہتا ہو۔ مگر اس سے بھی بڑی بڑی مصیبت میں پڑتا ہو۔ مصیبت دور کرنے کی فکر ضرور کرنی چاہیے۔ مگر ایسی جلدی نہ کرے۔ کہ مصیبت کا سامان اور زیادہ ہو جائے۔ ہر ایک کام خوب سوچ بچار کے کرنا چاہیے۔

سبق اکتالیسواں

حکایت ثانیہ

اہل	لوگ	حسد	ڈاہ
پیرہی	راہ پر چلنا	حیف	افسوس
خرد	عقل	پشیمان	شرمندہ

ایک امیر اپنے آدمی کو تڑکے مرغ کی آواز پر کام کے لیے روزاٹھایا کرتا تھا۔

آدمی کو اس وقت نیند سے اوجھٹا کر اسے معلوم ہوتا تھا۔ اس لیے وہ اس تکلیف کے دور کرنے کی فکر میں رہا کرتا تھا۔ ایک روز ایک آدمی نے اسکو صلاح دی کہ تو اس مرغ مار ڈال کیونکہ نہ وہ ہوگا اور نہ اسکی آواز سے صبح کا انداز ملے گا۔ اسنے اس عقل کی صلاح کے موافق ویسا ہی کیا۔ وہ سہریات کو اس کے مالک کی آدمی رات سے آنکھ کھل گئی۔ مرغ نہ تھا جو شب کا انداز دے اور نہ بچھا کہ صبح ہو گئی۔ نوکر کو نیند سے اوجھٹا کر اس وقت کام پر بھیجا۔ راہ میں اس آدمی نے اپنی عقل پر افسوس کیا۔

ششم

سنی بات کیون میں نے اہل حدیث کی پیشیان کیا میری جلدی نے مجھ کو نہ کی پیروی حیف عقل و خبر کی نہ پہچان کچھ ہو سکی نیک و بد کی

سبق پالیسوان ۱۰۶ بیان

زنگ	پیتا	قیام	تھراؤ
چہل	تھیرے	سہل	سج
کدہ	خول		

۱۔ اس سے تمام جانداروں کی زندگی ہے۔ بدن ہوا سے کوئی جاندار ایک دم زندہ نہیں رہ سکتا۔ مگر صاف اور تازہ ہوا سے البتہ صحت اور زندگی کا قیام ہو خراب ہوا بیماری بلکہ موت کا پیغام ہے۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ ہوا کس طرح خراب ہوتی ہے۔ ہوا کی خرابی کے تین سبب ہیں۔ اول یہ کہ بار بار سانس لینے سے اور اسکا ثبوت بہت سہل ہے۔ یعنی اگر کوئی جانور شیشے کے برتن میں بند کر دیا جائے

تو جب وہ اس برتن میں بھری رہ جائیگی وہ اس جانور کی سانس کی آمد و رفت سے ایسی خراب ہو جائیگی کہ وہ مرجائیگا۔ پس ایسے مقام میں رہنے سے جہاں ہوا کا گزر نہ ہو یا آومیون کی بجائے وہی خرابی کا نتیجہ حاصل ہوگا جو اوپر کی مثال میں بیان کیا گیا۔ نو و سہرے یہ کہ جہاں کوڑا یا سیلا پن ہوتا ہو وہاں کی ہوا بھی خراب ہو کر بیمار یا پیدا کرتی ہو۔ اور وہی ہوا سوراخوں کی راہ بدن میں جا کر زہر کے مانند اثر پیدا کرتی ہو۔ ہیضہ وغیرہ اسی خراب ہوا کا نتیجہ ہو۔ تیسرے یہ کہ جہاں درخت کی پٹیاں یا گھاس پانی میں سڑتی ہو۔ یا خود پانی دھوپ کی گرمی سے سڑ جاتا ہو۔ یا سیلا پانی بہتا ہو وہاں کی ہوا بھی خراب ہو جاتی ہو۔ اسکی مثال یہ ہو کہ ترائی اور تری کی جگہ میں باندرا اکثر بیمار رہتے ہیں۔ پس ہکو چاہیے کہ خراب ہوا سے بچتے رہیں۔ کوڑا وغیرہ جمع نہ کرنے دیں۔ مکانوں کو کچڑ پانی اور پکے ہوئے ناچ کے دھوون سے صاف رکھیں۔ مٹیوں میں سیلا پانی بھرنے پناوے۔ اور جہاں تک ہو سکے مکان میں ہوا کے اندر کا خیال رکھیں۔

محرر ۱۷ ادا ۱۹۵۲ September 1952	سبق ششم در توبہ غازی الدین حیدر	
خطاب نام شراب خوار شراب پیئے والا وفات پانی { یا قضا کی مرگے	سکاجاری ہونا جنون تخت نشین ہونا بد انتظامی سپہ بددستی اتہری	روپیہ پیسا پٹنا دیوانہ پن گدی پر بیٹھنا
سعادت علی خان کے بعد ان کے بڑے بیٹے غازی الدین حیدر ملک اووہ کے		

مالک ہوئے۔ انگریزوں کی طرف سے اونکو بادشاہت کا خطاب عطا ہوا اور
اونکے نام کا سکہ جاری ہو کے تاج و تخت بادشاہی اونکے لیے طیار ہوا۔
یہ بادشاہ بہت شراب خوار اور اپنے ملک سے غافل تھا۔ مشہور ہے کہ انکو کچھ خون
بھی تھا۔ بعد تیرہ برس سلطنت کے ۱۸۲۴ء میں اونھوں نے وفات پائی۔ اور
اونکے بعد ملک اودھ میں جو حاکم ہوا وہ بادشاہ کہلایا۔ غازی الدین حیدر کے
بعد نصیر الدین حیدر اونکے بیٹے نے ۱۸۳۷ء تک بادشاہت کی۔

سبق چوالیسواں		خاموشی کا فائدہ	
شاید	ایسا نہو	فزون	زیادہ
بشر	آدمی	خاموشی	چکارہنا
مردم چشم	آنکھ کی پتلی	سراپا	سر سے ہاتھ تک
ہنسا	دیکھنے والا	انسان	آدمی

ایک گدے نے کہیں شیر کی کھال پائی۔ وہ اسکو اوڑھ کر جنگل میں
پھرنے لگا۔ آدمی و جانور دور سے اسے دیکھ کر خوف کے مارے اوسکے
قریب نہیں آتے تھے۔ اور وہ گدہ تمام جنگل اور کھیت چرتا پھرتا تھا۔ ایک
دن یہ سوچا کہ میرے نہ بولنے سے شاید جانور خیال کریں کہ یہ شیر نہیں ہے۔ اور
اونکے دل سے خوف جاتا رہے۔ اسلئے شیر کی بولی بولنی چاہیے۔ جو کہ وہ
شیر کی آواز بنا کے بولا سب جانور پہچان گئے۔ کہ یہ گدہ ہے۔ اور اسکے اوپر
اگرے اور غصے کے مارے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

نظم

کرتی ہو فزون قدر بشہ خاموشی	ہر عیب کو کرتی ہو ہنس خاموشی
ہو مردم چشم سان سراپا پنهان	انسان سے ہو سکے اگر خاموشی

سبق پینتالیسواں

محمد علی شاہ

نصیر الدین حیدر کے مرنے کے بعد محمد علی شاہ اوسکے چچا تخت نشین ہوئے اور انھوں نے پانچ برس سلطنت کر کے ۱۸۴۲ء میں قضا کی۔ بعد اوسکے بیٹے اوکی گدی پر بیٹھے۔ اور انھوں نے پانچ برس تک حکومت کی ۱۸۴۷ء میں ابو جعفر امجد علی شاہ کے بیٹے تخت پر بیٹھے۔ مگر انھوں نے ملک کے کام کی طرف توجہ دے دیا اور عیش و آرام میں مصروف رہے آخر کار اس بدانتظامی اور اتاری سے ۱۸۵۰ء میں ملک اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا اور وہ شہر کلکتے کو چلے گئے۔ اب وہاں ایک لاکھ روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہیں ۱۸۵۶ء عیسوی سے انگریز لوگ اس ملک میں حکومت کرتے ہیں۔

سبق چھیالیسواں

ہاتھی کی دانائی

ہاتھی بہت عقلمند ہوتا ہے اور اکثر عجیب کام کرتا ہے۔ ذیل کے قصے سے اوسکی دانائی ظاہر ہوتی ہے۔ شہر سورت میں ایک ہاتھی سڑک پر چلا جاتا تھا۔ جب ایک درزی کی دوکان کے قریب پہونچا تو اوسنے اپنی سوند دوکان کے اندر بڑھائی۔ اوسوقت وہاں بہت سے درزی بیٹھے کپڑے سینتے تھے کینہ ایک

سوئی اور سکی سوئدین چھوڑ دی ہاتھی اور سوت تو چپکا چلا گیا مگر جب وہاں سے
پہرا۔ تو کہیں سے بہت میل پانی اپنی سوئدین بھرا لیا۔ اور اس درزی کی دوکان
پر پہنچ کے اس طرح سے وہ میل پانی چھڑک دیا کہ جو کپڑے وہ لوگ سی رہے تھے
تمام خراب ہو گئے اور وہ درزی نہایت پشیمان اور شرمندہ ہوئے۔

سبق سینٹا لیسوان دیانت داری

نوٹ	ہندوی	سہوا	بھوسلے سے
عطا کیا تھا	دیا تھا	دیانت داری	ایمان داری
حسب معمول	موافق دستور	حاضر ہوا	آیا

ایک ایمان دار غریب کا لڑکا کسی امیر کے پاس نوکر تھا۔ ایک روز اس امیر نے
اوسکو دو جوڑے کپڑے انعام دیے۔ وہ خوش ہو کر اپنے گھر لایا ایک تو اوسنے
پہن لیا اور دوسرا اوٹھا رکھا۔ جب اوسنے دوسرا جوڑا بدلا۔ تو انگرکھ کی جیب میں
ایک نوٹ پچاس روپیہ کا نکلا۔ وہ اوسکو لیکر امیر کے پاس گیا اور کہا کہ یہ نوٹ
اوس انگرکھ کی جیب میں سوار گیا تھا۔ جو حضور نے مجھ کو عطا کیا تھا۔ امیر اوسکی
دیانت داری پر بہت خوش ہوا۔ اور نوٹ لیکر اس وقت اوسکو رخصت کیا۔ مگر
دوسرے روز جب حسب معمول وہ لڑکا پھر حاضر ہوا اور سوت امیر نے اپنے
دوستوں کے سامنے تمام حال اوسکی دیانت داری کا بیان کیا۔ اور ایک انگرکھ
اوسے اور دیا۔ اور کہا کہ اسکی جیب میں سو روپیہ کا نوٹ تو پایا گیا۔ اوسے تو اپنے
خرچ بین لانا۔ دیکھو ایمان داری کا نتیجہ یہ ہے کہ پچاس روپیہ کے بدلے اوسنے سو روپیہ

پائے اور ہر ایک کے آگے اسکی تعریف ہوئی۔

سبق اڑتالیسواں

ہندوؤں کی قدما

اصل	قدیم	ایران	ملک فارس کا نام ہے
بعد ازاں	پھر	شمالی	اُتر
کثرت ہوئی	بڑی زیادتی ہوئی	طو کر کے	پار ہو کے
داخل ہوئے	پہنچے	رفتہ رفتہ	کچھ دنوں کے بعد ہوئے ہوئے

ہندو اصل باشندے ہندوستان کے نہیں ہیں۔ یہ لوگ ایران کی طرف سے آئے۔ ملک پنجاب میں اور دریائے گنگا جمن اور گھاگرہ وغیرہ کے کناروں پر آباد ہوئے۔ بعد ازاں بڑے بڑے شہر مثل دہلی قنوج۔ اور اجودھیا کے اون دیوان پر بسائے۔ مدت تک یہ لوگ شمالی ہندوستان میں رہے۔ جب انکی کثرت ہوئی تو ہندو مہا پل پھار اور نریدانڈی کو طو کر کے دکن میں داخل ہوئے۔ اور اوسط کے ملک میں بھی پھیلے۔ اصل زبان انکی سنسکرت تھی۔ رفتہ رفتہ اس زبان سے ہندی۔ مرہٹی۔ بنگالی وغیرہ زبانیں نکلیں جو فی الحال تمام ہندوستان میں جا رہی ہیں۔ مگر دکن کے اکثر پہاڑی ملکوں کی زبانیں مثل تامل اور تیلنگ کے سنسکرت سے بالکل الگ ہیں۔

سبق اونچاسواں

بھڑیا اور کتا

فریب	موٹا	مکھ ہونا	ہو کے
------	------	----------	-------

عوض میں	برے	آقا	مالک
فراغت -	ہنگر سے - چین سے	خط	لکیر

ایک بھوکھا بھیڑیا کسی گائون کے قریب آیا۔ اتفاقاً ایک موٹا مازہ کتا اسے نظر پڑا۔ بھیڑیے کو اس کی مٹائی پر تعجب آیا اور کتے سے پوچھنے لگا کہ کیوں بھائی کتے تم کی حرکت کرتے ہو جو ایسے فریب بنے ہو۔ کتے نے جواب دیا کہ میں اپنے مالک کی تابعداری بجاتا ہوں اور اس کا مال چورون سے بچاتا ہوں اس کے عوض میں آقا کی مہربانی سے طرح طرح کے کھانے چکھتا ہوں بھیڑیے نے کہا کہ اے بھائی اگر تکن ہو تو میں بھی تمہارے ساتھ تمہارے مالک کے یہاں چلون اور فراغت سے زندگی بسر کروں۔ کتا اسے اپنے ساتھ لپٹا لپکا ایک بھیڑیے نے دیکھا کہ اس کی گردن کے چاروں طرف ایک خط پڑا ہو۔ اور وہاں کے بال بالکل اوڑ گئے ہیں۔ بھیڑیے نے پوچھا کہ میان گردن پر کیا ہو۔ اس نے کہا کچھ بھی نہیں فقط پٹے کا نشان ہو۔ یہ سننے پر بھیڑیا پچھلے پیردن پھرا۔ اور کہا آپ تشریف لیجائیں۔ مجھ کو قید ہو کے موٹا ہونا میں منظور ہے۔

سبق پچا سوان			
قریب			
توڑا	روپیہ کی تیلی	تمت لگانا	لم لگانا اکلنگ لگانا
آخر کو	انت کو	طلب کی	مانگی
جوف	درخت کا کول	جلسازی	فیر پ
ایک شہر سے دو آدمی جنگا غافل اور عاقل نام تھا سفر کو نکلے۔ راہ میں اونکو			

ایک توڑا روپیہ کا مل گیا۔ وہ دونوں خوش ہو کے گھر پھرے کہ تھوڑے دن تک آرام کریں تب پھر سفر کریں گے۔ ایک نے کہا کہ یہ سب روپیہ اکیبا رگی لیجانا صلاح نہیں ہے شاید گرفتار ہو جائیں۔ اس لیے تھوڑا روپیہ نکال کے باقی ایک درخت کے نیچے کاڑ دیا۔ مگر عاقل نے پھر وہ روپیہ کھو دیا اور زمین کو برابر کر آیا جب غافل کے پاس خرچ نہ رہا تو عاقل سے کہا کہ چلو اور روپیہ نکال لاؤں۔ جس وقت دونوں نے وہاں پہنچ کر زمین کھودی تو روپیہ نہ پایا۔ عاقل نے اوٹی تھمت غافل کو لگائی کہ تو ہی روپیہ لیکر آیا ہے۔ آخر کو دونوں قاضی کے پاس گئے۔ قاضی نے عاقل سے گواہ طلب کیا اور سننے جواب دیا کہ جس درخت کے نیچے روپیہ گرا تھا وہی میرا گواہ ہے۔ اگر آپ وہاں چلیے تو وہ صاف حال بیان کرے گا۔ دوسرے روز قاضی وہاں گیا اور بہت سے لوگ اس عجیب تماشے کے دیکھنے کو جمع ہوئے۔ قاضی کے پوچھنے پر اس درخت پر آواز آئی کہ غافل نے روپیہ لیا ہے۔ قاضی یہ سن کر حیران ہوا اور سمجھا کہ درخت میں کچھ بھید ہے۔ پس حکم دیا کہ اسکے گرد لکڑی جمع کر کے آگ لگا دو جس وقت ایسا ہوا۔ ایک آدمی کھرا کے درخت کے جوف سے باہر نکل آیا۔ قاضی نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اور سننے بیان کیا کہ مجھے عاقل نے درخت میں بٹھلا کر سکھایا تھا کہ اگر کوئی پوچھے کہ روپیہ کس نے لیا ہے تو غافل کا نام کہہ دینا۔ اس بات پر قاضی نے عاقل سے روپیہ لیکر غافل کو دلوادیا اور اس کو اس جلسہ از یکی خوب سراوی۔

سبق اکاون

علم کے فوائد

مفت خور۔ بیعت کی کا مال لیکر کھانے والا	ماہر	واقف	آگاہ
عدالت	کچہری	گفتگو	بات چیت
مفسد	فساد کرنے والا	اعتماد	بھروسہ
عہد	وقت	زر روپیہ	پیسہ
			دولت

ایک مہاجن کے دو لڑکے تھے۔ بڑے لڑکے کو اس نے صرف اپنے گھر کا حساب کتاب سکھایا۔ مگر چھوٹے کو مدر سے مین بھیج کر سب طرح کے علم پڑھوائے۔ جب وہ مہاجن مر گیا تو اس کا تمام مال اون دونوں لڑکوں نے آدھا آدھا بانٹ لیا لیکن مفت خورون نے اپنے مطلب کے واسطے اون مین ایسی نا اتفاقی کرادی کہ عدالت مین نالش کی نوبت آئی۔ جو لڑکا صرف حساب جانتا تھا اور عدالت کے کام سے ناواقف تھا اس کو مختار نوکر رکھنا پڑا۔ اور بہت سے مفت خور بھی اس کے یہاں گھسے۔ اور اون لوگوں نے وہ لڑکا دیکر اس کا روپیہ بہت صرف کرایا۔ اور آپ بھی خوب اوڑایا۔ مگر جو لڑکا خود پڑھا تھا اور قانون سے بھی ماہر تھا۔ اور کچہری مین خود گفتگو کر سکتا تھا۔ اس نے آپ رو بکاری کی اور تمام کاغذات آپ ہی عدالت مین پیش کیے۔ تھوڑے دن مین بڑے بھائی کو مفت خورون نے لوٹ کر محتاج کر دیا۔ اور چھوٹے بھائی نے مقدمہ بھی جیتا۔ اور باوجود خرچ کر نیلے اس کے پاس بہت روپیہ بچ رہا۔ جس سے اس نے پھر روزگار کر کے اپنا کارخانہ ویسا ہی جمالیا۔ اس نقل سے صاف ظاہر ہو کہ دولت مندوں کو علم کی بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہو۔ اور روپیہ ہونے سے بہت چھوٹے دوست اور صلاح کار بن جاتے ہیں جو صرف اپنے مطلب کے آشناء ہوتے ہیں۔ چاہیے کہ ان کی باتوں پر اعتماد نہ کریں۔

نظم			
عہد دولت میں جو تیرا دوست ہو		گمنا کرتا ہو جو ایسا دوست ہو	
کچھ بھی تجھے دوستی اوسکو نہیں		فی الحقیقت تیرے زر کا دوست ہو	
سبق باون			
علم کے فائدے			
تائید	بار بار کہنا	کافی ہوگی	بہت ہوگی
چند روز	تھوڑے دن	میعاد	مدت
اتفاقاً	یکایک		
<p>ایک امیر کا ایک ہی لڑکا تھا۔ وہ اوسے بہت پیار کرتا تھا۔ محبت کے سبب سے کبھی اوس امیر نے لڑکے پر لکھنے پڑھنے کی تاکید نہ کی۔ وہ خیال کرتا تھا کہ میری دولت اسکی تمام عمر کو کافی ہوگی یہ پڑھ کے کیا کرے گا۔ جب وہ امیر لڑکے نے مفت کی دولت پائی اور چند روز میں اوڑادی۔ آخر کو مہاجنون سے قرض لیکے خرچ کرنے لگا۔ مگر جب وہ قرض ادا نہ ہو سکا۔ تو مہاجنون نے مالش کر کے اوسے قید کر لیا۔ میا و گدازینے کے بعد قید سے چھوٹا۔ اور تھوڑے دنوں تک بھیک مانگتا رہا۔ اتفاقاً اوس شہر میں کال پڑا۔ اسوقت اسکو بھیک بھی نہ ملی۔ آخر کو فالوٹھ مارے مر گیا۔</p>			
سبق تیرہ			
نظم۔ وقت کی تعریف			
ہر ایک وقت۔ ہر شکل اب روان		کرون کس طرح اوسکی قیمت بیان	

ہر اک لمحہ بسترِ جواہر سے ہو
 نکلتے ہیں اوس سے زمانیکے کام
 ٹھہرتا نہیں ایک دم بھر کہیں
 مگر چند قزاق ہیں راہزن
 یہ نام اونکے کرتا ہوں میں اب بیان
 وہ نیندا اور سستی جوانی کا جوش
 سوا انکے پوشیدہ ہیں چور اور
 وہ رنج اور غصہ ہو یا بیدلی
 رہوانے ہشیار ہر کام میں
 مگر ایسے چور و ن سے چارہ نہیں
 رکھو اپنے وقتوں کا ہر دم خیال
 نہ سمجھو کبھی اسکو بے قدر تم
 بقول حسن کوئی پاتا نہیں
 جو کچھ ہو سکے اس میں انسان سے
 فقط کھانے پینے میں اوقات کو

مقابل میں اوسکے نہیں کوئی شہر
 حصولِ لیاقت عبادت تمام
 غرض روکنا اسکا ممکن نہیں
 عجب اونکے دھوکے عجب اونکے
 رہیں اُنے غافل نہ طفل و جوان
 بچے اُنے وہ جبین ہو عقل و ہوش
 کہ نادان کرتے نہیں جنگو غور
 کہ لاساتے ہیں ہر وقت میں غافل
 نہ آوے خلل جس سے انجام میں
 کی طرح اُنے گزارہ نہیں
 نہ لاؤ کبھی دل پہ کوئی ملاں
 پلک مارنے میں یہ ہوتا ہے گم
 گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
 کرے خوب کوشش دل و جان سے
 نہ ضائع کرو ہرگز اہم اوقا

کرو خوب تحصیل علم و کمال

رہو عمر بھر جس سے فرزندہ

۲۰۲۶

